S_1996_5_692_695

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

میسرز وکٹورین گرینائٹس (پی) لمیٹڈ۔

بنام۔

پی۔راما راؤ اور دیگران

9 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

اے۔پی۔مائنز اینڈ منرل کنسیشن رولز،1966۔

قاعدہ 31-لیز ہولڈ رائٹس-اصل کرایہ دار کو کسی دوسری فرم میں منتقل کرنا-لیز کے ضمیمہ کی شق (8) میں موجود ممانعت اور قاعدہ 31 کی شق (ix) میں منتقلی یا تفویض یا ذیلی لیز کے خلاف ممانعت سوائے دو سال کے بعد مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے ساتھ-اگلے دن ڈپٹی ڈائریکٹر کے تبادلے کا حکم-کوئی تشہیر نہیں کی گئی-کوئی اعتراضات طلب نہیں کیے گئے نوٹس کے بعد، حکومت نے منتقلی کو الگ کرتے ہوئے-منعقد کیا: قانون کی تعمیل کا ایک پہلو ہے، لیکن یہ صرف قانون کی تعمیل کرنے کا ایک فریب ہے اور ایک نجی کمپنی کی طرف سے بلا جواز افزودگی کو محفوظ بنانے کی کوشش ہے-یہ پورا لین دین بدنیتی سے بھرا ہوا ہے اور آئینی مقاصد کو شکست دے گا-حکومت نے درخواست گزار کو دیئے گئے لیزوں کی تفویض کو صحیح طریقے سے الگ کر دیا تھا اور ذیلی لیز کو کسی دوسری فرم کے حق میں کر دیا تھا-آئینی فلسفے سے مطابقت رکھنے والے قواعد اور معاہدے کی شقوں کی تشکیل نو-حکومت بھارت کا آئین کی تجویز، آرٹیکل 39 (بی)۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کا دیوانی اپیل نمبر 12368۔

1994 کے ڈبلیو پی نمبر 6592 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 4.12.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے۔پرساران اور کے۔سوامی۔

جواب دہندگان کے لیے کے۔آر۔چودھری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 14 دسمبر 1995 کو ڈبلیو پی نمبر 6592/94 میں دیے گئے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔اپیل کنندہ نے اے پی مائنز اینڈ منرل کنسیشن رول، 1966 (مختصر طور پر، "رولز") کی دفعہ 35-اے کے تحت نظر ثانی دائر کی تھی۔حکومت نے نوٹس جاری کرنے کے بعد،تقریبا 103 ایکڑ کے لیے مختلف جی او میں دیے گئے چار لیزوں میں لیز ہولڈ کے مفادات کے حوالے سے، پہلے مدعا علیہ، پی راماراؤ، جو اصل کرایہ دار تھے، کے لیز ہولڈ کے حقوق کی منتقلی کو الگ کر دیا، جو حقائق تنازعہ میں نہیں ہیں۔جب معاملہ سماعت کے لیے آیا تو اس عدالت نے نوٹس جاری کیا کہ پی راماراؤ کس طرح اور کن حالات میں ان لیز ہولڈ مفادات کو دوسرے مدعا علیہ کو منتقل کرنے آئے،اور کیا وہ قانونی طور پر پائیدار ہیں؟ جواب دہندگان نے اپنے جوابی حلف نامے دائر کر دیے ہیں۔ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکیلوں کو سنا ہے۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ پی راماراؤ نے 7 اکتوبر 1989 کو ضلع پرکاسم کے چموکورتی منڈلم میں آر ایل پورم میں گرینائٹ کی کھدائی کے لیے دس سال کی مدت کے لیے درخواست دی تھی اور مختلف تاریخوں پر لیز حاصل کیے تھے۔اس کے بعد، 8 اکتوبر 1990 کو،اس نے لیز ڈیڈ پر عمل درآمد کیا۔انہوں نے 8 اکتوبر 1992 کو میگام انکار پوریٹڈ کے حق میں لیز منتقل کر دیے۔سوال یہ ہے کہ کیا لیز ہولڈ کے حق کی منتقلی قانونی طور پر درست اور پائیدار ہے؟ یہ درست ہے، جیسا کہ مدعا علیہان کے وکیل،شری کے آر چودھری نے دعوی کیا ہے کہ لیز کے ضمیمہ کی شق (8) اور قواعد کے قاعدہ 31 کی شق (ix)، منتقلی یا تفویض یا ذیلی لیز یا کان کنی کے لیز میں لیز ہولڈ کے مفادات کو منع کرتی ہے، جو کرایہ دار کے حق میں دی قابل ہے،سوائے دو سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے۔متعلقہ وقت میں،مجاز اتھارٹی ڈپٹی ڈائریکٹر تھا۔لیز کی منظوری کی تاریخ سے ٹھیک 2 سال کی میعاد ختم ہونے پر، پی راما راؤ نے 7 اکتوبر 1992 کو مگم انکار پوریٹڈ کے حق میں لیز کی تفویض کے لیے درخواست دی تھی اور اگلے دن، یعنی 8، اکتوبر 1992 میں، ڈپٹی ڈائریکٹر نے فوری طور پر اور اپنی مرضی سے پی راماراؤ کے لیز ہولڈ حقوق کو مگم انکار پوریٹڈ کو منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔ایسا نہیں لگتا کہ دوسروں سے اعتراضات طلب کرتے ہوئے کوئی تشہیر کی گئی تھی۔اس لیے سوال یہ ہے: کیا ڈپٹی ڈائریکٹر کی طرف سے کی گئی کارروائی قانونی طور پر درست ہے؟

یہ سچ ہے کہ پی راماراؤ اور مگم انکار پوریٹڈ نے پی راماراؤ کے ذریعے خط کے حق میں کرائے گئے لیز ہولڈ کے مفادات کی منتقلی کے لیے قانون کی تعمیل کا پردہ فاش کیا ہے۔قانون کے چنگل سے بچنے کے لیے بہترین قانونی دماغ دستیاب ہوں گے اور لین دین کو قانون کی علامت کی تعمیل میں دکھایا جائے گا۔اس

تعاقب میں رائلٹی اور اجازت نامے کی ادائیگی پی راما راؤ کے نام پر رہی۔ عدالت کو عمل کے بذریعے چھیدنا پڑتا ہے، پردہ اٹھانا پڑتا ہے اور ابتداء اور اثر تک پہنچنا پڑتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 39 (بی) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ ریاست، خاص طور پر، اپنی پالیسیوں کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہدایت کرے گی کہ کمیونٹی کے مادی وسائل کی ملکیت اور کنٹرول کو اس طرح تقسیم کیا جائے تاکہ عام بھلائی کے لیے سب سے بہتر ہو۔ سماجی و اقتصادی انصاف آئین کا آرک ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے عوامی وسائل تقسیم کیے جاتے ہیں کیونکہ آزادی اور زندگی کے بامعنی حق کو اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے لیے مواقع اور وسائل کی دستیابی سے منسلک کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا یہ منتقلی مذکورہ بالا مشترکہ بھلائی اور آئینی مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہے؟ یہ سچ ہے کہ جب افراد کو حکومت سے تعلق رکھنے والی جائیداد کی کان کنی کا لیز دیا جاتا ہے، تو اس طرح کی منتقلی کا مقصد خود یا کسی کوآپریٹو سوسائٹی یا شراکت دار افراد کے ذریعے منتقلی کے معاشی اختیار کو بڑھانا تھا تاکہ معاشی اختیار حاصل کرنے کے لیے کانوں کو تیار کیا جا سکے۔ کیا اس طرح کی منتقلی کو آئینی فلسفے کو پامال کرنے اور اس طرح آئینی مقصد کو سبوتاژ کرنے کے لیے ایک فریب بنایا جا سکتا ہے؟ جواب واضح طور پر منفی ہوگا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے قواعد میں ترمیم کی ہے اور ڈائریکٹر کو ایک فرم سے چھٹی کی تاریخ سے دو سال بعد، ایک کے ذریعہ حاصل کردہ لیز کے حقوق کی دوسری فرم کے حق میں تفویض دینے کے اختیارات دیے ہیں، اور اگر اسے دو سال کے اندر منتقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو حکومت کی پیشگی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ مقصد یہ ہے کہ نچلی سطح کے افسران کے ساتھ مل کر غیر قانونی تسکین کے لیے اور ذاتی مفاد کے لیے ریاست کے اثاثوں کی کمی کو روکنے کے لیے، آئین کے آرٹیکل 39 (بی)، آئین کی تمہید اور بنیادی حقوق کے پیچھے آئینی مقصد کو شکست دے کر، غیر قانونی تسکین کے لیے کیے جانے والے گھٹیا اور مشکوک لین دین پر قابو پانا ہے۔ منتقلی کا یہ نظام بدعنوانی اور اقربا پروری کی حوصلہ افزائی کرے گا اور رازداری میں کی جانے والی سرکاری کارروائیاں آئینی مقاصد کو سبوتاژ کریں گی۔ بڑی مچھلیاں ہمیشہ مختلف شکلوں میں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں، تاکہ بعد والی مچھلیوں کو اس علاقے سے دور کر دیں۔ کارروائی کی قانونی شکل، اگر اولین حیثیت دی جائے تو آئینی مقصد کو آسانی سے شکست دے دی جائے گی، جس سے معیشت کو کنٹرول کرنے والے چند مفاد پرست مفادات کی طرف سے بازار میں اجارہ داری پیدا ہوگی۔ اس مسئلے کو اس نقطہ نظر سے دیکھنا ہوگا اور اس سوال کا جواب تلاش کرنا ہوگا کہ کیا اس طرح کے لین دین سے عام بھلائی میں اضافہ ہوگا؟

اس معاملے میں، جیسا کہ شری کے آر چودھری نے صحیح دعوی کیا ہے، قانون کی تعمیل کا ایک پہلو ہے، لیکن، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، یہ صرف قانون کی تعمیل کرنے کا ایک فریب ہے اور ایک نجی کمپنی کی کوشش

ہے جس کا پالش کرنے کا مرکز چتوڑ ضلع میں واقع ہے اور مدراس میں ہیڈ آفس بلا جواز افزودگی کو محفوظ بنانے کے لیے ہے۔ پی راما راؤ اور مگم انکارپوریٹڈ کے دیگر شراکت داروں کے درمیان شراکت داری کے آئین اور صداقت کے حوالے سے ہمیں اپنے شکوک وشبہات سامنے آئے ہیں۔ تاہم، اس معاملے میں، ہمارے لیے اس مسئلے میں جانا ضروری نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ پورا لین دین بدنیتی سے بھرا ہوا ہے اور آئینی مقاصد کو شکست دے گا۔ حکومت کو آئین کے فلسفے کے مطابق اپنے قوانین اور معاہدے کی شقوں کی تشکیل نو کرنی چاہیے۔ لہذا، حکومت نے، اگرچہ مختلف وجوہات کی بناء پر، پی راما راؤ کی طرف سے دیئے گئے لیزوں کی تفویض اور مگم انکارپوریٹڈ کے حق میں ذیلی لیز کو اپنی صوتی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے الگ کر دیا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کا حکم ایک طرف رکھ دیا گیا ہے اور حکومت کا حکم تصدیق شدہ ہے، لیکن حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

جی۔ این۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24